بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ رمضان ۱۳۹۱ھ ۵ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۵ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۵
خطبہ نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ نبوت۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۴ نبوت کی رپوٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۳۱ راخاء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت پشاور سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ الحمدللہ

حضرت سیّدہ ممدوحہ اس سلسلے میں تحریر فرماتی ہیں :-

"۳۰ر کو پشاور سے روانہ ہو کر ۳۱ر (اکتوبر) کو ربوہ پہنچ گئی ہوں۔ آخر ایام میں طبیعت اچھی رہی۔ دُعا کرتی ہوں خصوصاً سب لکھنے والوں کے لئے بھی۔ میرے لئے اور پیچھے جن بچوں کو چھوڑا ہے ان کے لئے بھی خاص دعا کی ضرورت ہے۔ مبارکہ"

یہ خبر خوشی سے سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ایم۔بی۔بی۔ایس فضل عمر ہسپتال ربوہ (اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب) کو ۳ر اور ۴ر نومبر کی درمیانی شب کو لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ نومولود فلائٹ لفٹیننٹ ملک بشیر احمد صاحب لاہور کا پوتا اور چوہدری عظمت اللہ صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر کا نواسہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت شمیم احمد نام تجویز فرمایا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

محترم ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) ایک عرصہ سے فالج اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں :

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے جو موذی سے موذی انسان کو بھی متأثر کر دیتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ ہی کو دیکھکر لوگ آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے

"خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اُس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ع

لُطف کُن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقابلہ پر تھے۔ اُن کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا۔ اور نہ معجزات اور خوارق اُن کی تسلّی کا باعث تھے۔ بلکہ وُہ لوگ آنحضرتؐ کے اخلاقِ فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وُہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ کا یہی مفہوم ہے۔ اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا۔ خصوصاً آجکل کے زمانہ میں۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص باخلاق آدمی ہے۔ تو اسکی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے۔ وُہ کوئی مخفی اسرار نہیں اخلاقِ حمیدہ کی زد اُن لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلّی نہیں پا سکتے۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر۔ مگر اکثر لوگ وُہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلّی کا موجب اخلاقِ فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸۱ : ۸۲)

حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک ضروری ارشاد

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں فرمایا :-

"میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندۂ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ آنی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو کہ اِس کے بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔"

نوٹ :- چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے۔ اس کی شرح کا حصّہ ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے :

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی ایمان اور اُس کی بیّن علامات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں اسی لئے مبعوث فرمایا کہ آپ حسب پیشگوئی ایمان کو جو ثریّا پر اُٹھ گیا تھا واپس لائیں اور اسے دلوں میں از سرِ نو راسخ کر دکھائیں۔ آپ نے یہ فریضہ جس شان سے سر انجام دیا اُس کا اندازہ حقیقی مومنوں کی اُن قرآنی علامات سے لگایا جا سکتا ہے جن سے آپ نے اپنے متبعین کو متصف کر دکھایا۔ قبل اس کے کہ ہم دلوں میں از سرِ نو راسخ ہونے والے ایمان سے متعلق آپ کے ذریعہ رُونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب پر روشنی ڈالیں اِس امر کا اعادہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی کیا علامات بیان فرمائی ہیں۔ اِن علامات کی روشنی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رُونما ہونیوالے انقلاب کا صحیح اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات آیت ۱۶)

یعنی حقیقی مومن تو بس وُہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر اس میں انہوں نے کچھ شک نہیں کیا اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے جہاد کیا۔ وُہی اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں۔

اِس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کی ایک واضح اور ناگزیر علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے اِس پختہ ایمان کے زیر اثر اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اور اگر جانیں قربان کرنے کی ضرورت پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے جہاد کرنا حقیقی ایمان کا ایک بنیادی تقاضہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر اپنے متبعین کے دلوں میں حقیقی ایمان کو اِس شان سے راسخ کر دکھایا کہ اِس کے شیریں اور طیّب ثمر کے طور پر ان کی زندگیوں میں ایسا عظیم الشان رُوحانی انقلاب رُونما ہُوا کہ وہ وہ کچھ نہ رہے جو پہلے تھے بلکہ ایک اَور ہی قسم کے انسان بن گئے اور عالَم بالا کی مخلوق نظر آنے لگے۔ اس کا ایک لازمی اور ناگزیر نتیجہ یہ ظاہر ہوُا کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کو قربان کرنا اور اپنے اموال کو پانی کی طرح بہانا ایک فطرتی تقاضہ کی صورت اختیار کر گیا حتیّٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال سے بکلّی دستبردار ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایثار پیشہ اور قدسی صفات اصحاب کی زندگیوں میں رُونما ہونے والے اِس عظیم انقلاب کا تحدیثِ نعمت کے طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دِل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سُننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروؤں سے جو اُن کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہروں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعتقاد اور صلاحیت کا نُور پاتا ہوں۔ ...... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج اُن کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور انکی نیکیاں ان کو نہیں سُناتا مگر دِل میں خوش ہوں۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۷)

پھر یہ انقلاب حضور علیہ السلام پر ابتداءً ایمان لانے والے قدسی صفات اصحاب کی زندگیوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ بعد میں آنیوالی نسلیں اور نئے شامل ہونے والے بھی اسی رنگ میں رنگین ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد قائم ہونے والے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت کے افراد صدق وصفا، اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کا یہی نمونہ علیٰ قدرِ مراتب اپنی زندگیوں میں مسلسل دکھاتے چلے آ رہے ہیں اور ان کے اِس صدق وصفا، اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں برابر پھیلتا اور غالب آتا چلا جا رہا ہے اور اسلام کی اِس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ جب بھی خلیفۂ وقت نے انہیں قربانیوں کے لئے پکارا ہے انہوں نے پورے انشراحِ صدر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ عجب والہانہ انداز میں قربانیاں پیش کی ہیں اور مسلسل کر رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد کا یہ ایک امتیازی نشان ہے جو اُن کے حقیقی مومن ہونے پر دال ہے۔

ہمیں جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم اُن ایثار پیشہ اور قدسی صفات اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین اور قائم مقام ہیں جو صدق وصفا، اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کے پُتلے تھے۔ ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اِس مقام کو پہچانتے ہوئے اپنی زندگیوں میں وہی نمونہ پیش کرتے چلے جائیں جو ہمارے بزرگ اسلاف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں میں دکھایا حتیّٰ کہ اگر ہمیں اپنے تمام اموال سے دستبردار ہونے کے لئے کہا جائے تو ہم دستبردار ہونے کے لئے مستعد رہیں۔ اِسی میں ہماری زندگی اور اسلام کی زندگی کا راز مضمر ہے اور اِسی کے ساتھ اسلام کا دنیا میں غالب آنا مقدّر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی اپنے مقام کو پہچاننے اور دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تا دُنیا پر یہ حقیقت آشکار ہوتی چلی جائے کہ مسیح محمدی ؑ کے پَیرو حقیقی ایمان کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہیں۔ آمین

بخشش عظیم

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ وہ بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جو بندہ بھی کوئی نیک عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اصل نیکی سے کئی گنا زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش عظیم اور رحمت خداوندی کی غیر محدود وسعت کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"منجملہ روایاتِ ربّانی کے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بُرائیاں لکھ دی ہیں اور ظاہر کر دیا ہے کہ یہ نیکی ہے اور یہ بدی ہے۔ پس جس نے نیکی کا محض ارادہ ہی کیا اور کی نہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں پُوری نیکی لکھے گا، اور جس نے نیکی کا ارادہ کر کے وہ نیکی کر بھی لی تو اُس کے نامۂ اعمال میں دس سے لے کر سات سو تک دُگنی تگنی نیکیاں جتنی چاہے گا لکھے گا۔ لیکن جس نے بدی کا ارادہ کیا اور اُس بدی کا مرتکب نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایک پوری نیکی کا ثواب لکھے گا۔ اور جس نے بدی کا ارادہ کر کے بدی کر لی تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک ہی بدی لکھیگا۔"

(بحوالہ بخاری کتاب الاستئذان)

عمدہ اور وسیع نعمت

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر کے مال طلب کیا۔ آپؐ نے اُنہیں مال دے دیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا کہ انہیں اور مال عطا کیا جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دوبارہ مال عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ جس قدر مال آپؐ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تمام مال ان لوگوں کو عطا فرمانے کے بعد حضورؐ نے فرمایا جب بھی میرے پاس مال ہو گا تو میں اسے تم لوگوں سے بچا نہ رکھوں گا۔ لیکن یہ یاد رکھّو جو شخص سوال سے بچے گا اللہ تعالیٰ اُسے فقر سے بچائے گا۔ اور جو شخص مال سے بے پروائی ظاہر کرے گا، اللہ اُسے غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کریگا اللہ اُسے صابر بنا دیگا اور دیکھو کسی شخص کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ عمدہ اور وسیع نہیں دی گئی۔"

(بحوالہ بخاری باب وجوب الزکوٰۃ)

اس سے ظاہر ہے کہ انسان کو سوال سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اگر وہ ایسا کریگا تو خدا تعالیٰ نے خود ذمہ اُٹھایا ہے کہ اُسے فقر سے بچائے گا۔ ایسی صورت میں انسان کیلئے لازم ہے کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آپ کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم نے بقایوں کو ادا کرنا اور سال رواں کا بجٹ پورا کرنا ہے

مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے اور وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ انعامات الٰہیہ کا وارث بنتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش (۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت کی :-

"وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ"

(الانفال آیت ۲۹)

اور پھر فرمایا :-

گذشتہ جمعہ کے روز سے ہی مجھے انفلوئنزا کے آثار شروع ہو گئے تھے۔ بعد میں شدت اختیار کر گیا۔ تین دن تک تو ناک اور آنکھوں سے ہر وقت ہی پانی بہتا رہا اور اس سے بہت ہی تکلیف رہی اب بھی گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے آرام ہے لیکن بیماری اور بیماری کی وجہ سے ضعف کے کچھ آثار باقی ہیں۔

میں احباب جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا اس لئے یہاں آ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس حد تک مجھے توفیق دی، اپنی ذمہ داری کو نباہونگا
سورہ انفال کی اس آیت میں

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتاتا ہے

کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے مال و دولت کی نعمت بھی ہے اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اسلئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانات میں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پھر پکی پہلی کا امتحان دے کر دوسری، تیسری، چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں، مثلاً کچھ طلباء بی اے تک، کچھ ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی تک جاتے ہیں۔ کچھ انجینئرنگ میں جاتے ہیں اور مختلف امتحانات میں گذرتے ہیں۔ کچھ طب کی طرف جاتے ہیں اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک تو انعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے اسی طرح دسویں کے بعد ایف۔ اے اور بی اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں، پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور ایک نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا اور نئے امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا۔ کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے، ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔ اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جو بی ایس سی میں فیل ہوتا ہے۔ اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال (کچھ اس سے ملتا جلتا) روحانی دنیا کا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مومن کا ہر قدم

پہلے سے آگے بڑھتا ہے مومن کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا رہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گذرنے اور ان انعامات سے زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑ لی ـــ آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے

حسن و احسان کے جلوے

بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک، انسانی فطرت اور اس کی

جدوجہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اسکے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تمہیں مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اسکے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں اس دنیوی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے اور اُخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا۔ تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ ابھی سب کچھ نہیں ملا۔ کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہوگئے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ اُخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور ہوگا۔ البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہوں گے۔ وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا ہے کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے، نہ تمہارے کان اسے سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے۔ مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دار ابتلا نہیں ہے۔ ہماری یہ زندگی جو ابتلا اور امتحان کی زندگی ہے اس سے تو وہ مختلف ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے۔ البتہ کس طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا، اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گذری ہوئی) کل سے بہتر، اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی۔ ویسے حالات اور مخلوق کے لحاظ سے زمانہ کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان کا زمانے کے متعلق تصور اور اُس کیڑے کا تصور جس کی زندگی چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی مختلف ہوتا ہے۔ کیڑے کا تصور کیا ہے؟ اس کا تو ہمیں پتہ نہیں۔ لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ بہرحال مختلف ہوتا ہے

شہد کی مکھی

جو ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس کی ساری زندگی ۵۴ اور ۶۰ دنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی۔ غرض ہر شہد کی مکھی اپنی پیدائش سے ۵۴ اور ۶۰ دن کے درمیان کام کرتے ہوئے مرجاتی ہے اور یہ ہمیں بہت سارے سبق دیتی ہے جو اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں۔ اسی طرح شہد کی مکھیوں کی ماں، جو ان کی ملکہ کہلاتی ہے، اس کی عمر ۴ اور ۵ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ اب یہ وقت کا تصور دونوں کے لئے بڑا مختلف ہوگا۔

اگر ہم شہد کی مکھیوں پر غور کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک کو تو بڑی جلدی پڑی ہوتی ہے کہ وہ ۵۴ دن میں زیادہ سے زیادہ کمائے مثلاً ایک شہد کی مکھی جب ایک خاص عمر میں شہد اکٹھا کرنے کے لئے جاتی ہے تو وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ اُس پر ایک جنونی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک دن میں شاید ہزار ہا میل کا سفر کرتی ہے۔ جاتی ہے آتی ہے پھولوں کا رس چوستی ہیں رکھتی ہے۔ پھر جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ چکر لگا رہی ہوتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میری چھوٹی سی زندگی ہے میں اس میں زیادہ کماؤں۔ یہ کیفیت انسان میں بھی پیدا ہونی چاہیئے۔ بہتوں میں ہوتی ہے اور بہتوں میں نہیں ہوتی۔

دوسری طرف شہد کی مکھیوں کی جو ملکہ ہے اسے یہ دھڑکا لگا ہوا ہوتا ہے کہ کہیں ۵۴ دن کے بعد میرا چھتہ مکھیوں سے خالی نہ ہو جائے۔ اس واسطے وہ ایک ایک دن میں دو دو ہزار انڈے دے دیتی ہے۔ اور یہ اس کے اپنے وزن سے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی زندگی کے لحاظ سے ایک لگن لگائی ہوتی ہے

بہرحال ہماری عقل کہتی ہے کہ مکھیوں میں وقت کا ایک احساس پایا جاتا ہے گو مکھی کا جو احساس ہے وہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ہم اس کی زندگی پر غور کرتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اسے وقت کا احساس اور قسم کا ہے اور ہمیں وقت کا احساس اور قسم کا ہے اُخروی زندگی میں وقت کا احساس اور قسم کا ہوگا ہمیں نہیں پتہ کہ وہ احساس کیا ہے؟ لیکن جو بھی احساس ہوگا، اس میں ایک وقت کے بعد جو دوسرا وقت آئے گا، وہ پہلے سے بہتر ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے

قرب کے درجات

غیر محدود ہیں۔ اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ اور انسان میں اتنا بُعد ہے کہ وہ بُعد تو پاٹا نہیں جا سکتا۔ لیکن انسان اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

میں یہاں کی اس مادی دنیا کا ذکر کر رہا ہوں ہر سال خدا تعالیٰ کے بندے ایک نئے امتحان میں سے گذرتے ہیں اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے ایم اے کی کلاسز کی طرح قریباً سارے ہی پاس ہو جاتے ہیں یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس امتحان کی کامیابی پر اگرچہ ایک انعام بھی ملتا ہے لیکن یہ کامیابی ایک نئے امتحان اور ایک بڑے انعام کا دروازہ بھی کھولتی ہے جس نئے امتحان کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہ پہلے سے بڑھ کر سخت اور مشکل ہوتا ہے۔ وہ زیادہ محنت طلب ہوتا ہے یا مذہبی اصطلاح میں کہیں گے کہ اس کے لئے انسان کو زیادہ مجاہدہ اور زیادہ جہاد کرنا پڑتا ہے۔ اسی واسطے آپ اپنی (مراد جماعت احمدیہ کی، یعنی میری اور آپ کی جو زندگی ہے بحیثیت جماعت) اس زندگی پر غور کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ فضل نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سال پہلے سال سے ہر لحاظ میں زیادہ ترقی کرتی ہے۔ لیکن میں اس وقت ہر لحاظ کی بات نہیں کروں گا۔ صرف مالی قربانی کی بات کروں گا۔

میں نے پہلے بھی ایک موقعہ پر بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک بیرون پاکستان کی جماعتوں کے چندے یعنی مالی قربانی قریباً صفر تھی۔ استثنائی طور پر شاید آپ کو کہیں نظر آجائے تو آجائے ورنہ صفر تھی چنانچہ بیرون پاکستان کی احمدی جماعتوں نے پہلی بار ۱۹۴۵ء میں مالی قربانی دینی شروع کی یعنی پہلی بار ان کی مالی قربانی ۱۹۴۵ء میں ہمارے سامنے آئی اس وقت ان کا پھیلاؤ زیادہ ہے۔ بہرحال جو چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کی جماعتوں سے ان کی مالی قربانی اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہوگی۔ وہ ہم سے بہت پیچھے (یعنی ۱۹۴۵ء میں) آئے اور اب وہ ہم سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پہلو بہ پہلو تو وہ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں۔

اس سال (مجھے فکر تو نہیں۔ لیکن میرا فرض تھا کہ میں جماعت کو توجہ دلاتا) (البتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت بیت المال

کو فکر تھی کہ بجٹ کے مطابق چندے اتنے نہیں آرہے جتنے اس وقت تک آنے چاہیئے تھے۔ میں نے ان کو ایک دن سمجھایا تھا کہ فکر نہ کرو۔ ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پہلی بار انتخابات ہو رہے ہیں ایک ہنگامہ بپا ہے۔ ذہنوں میں ایک ہیجان ہے گو ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ چندوں کی ادائیگی میں کمی لوگوں کی سستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال کچھ توجہ انتخابات کی طرف بھی ہوگئی ہے۔ اب جب ہم ان سے فارغ ہوں گے تو پھر ایک ردعمل پہلے سے زیادہ شدید ہوگا۔ اور وہ ردعمل پیدا ہونا چاہیئے۔ ورنہ جماعت پر ایک دھبہ لگ جاتا ہے

اس وقت

بجٹ کے لحاظ سے

جتنی آمد ہونی چاہیئے اس سے قریباً پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے کم آمد ہوئی ہے اور دو لاکھ سے زیادہ موصیوں کا حصہ آمد کم ہے۔ اب جس دل نے انتہائی پیار کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے، اُس پر ہم بدظنی تو نہیں کر سکتے ———— البتہ

کئی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک چھوٹی سی مجبوری بھی ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بالکل معمولی رسی سے گھوڑے کا پاؤں باندھ دیا جائے جسے وہ ایک ذرا سی حرکت سے توڑ سکتا ہے، لیکن گھوڑا اپنے آپ کو بندھا ہوا محسوس کرتا ہے۔ بعض دفعہ انسانوں کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے لیکن یہ کیفیت بہرحال دور ہونی چاہیئے اور ان شاء اللہ دُور ہو گی۔

۳۰، ۳۱ جنوری اور یکم، دوسری، تیسری چوتھی اور پانچویں فروری کے یہ

سات دن

مَیں اِس وقت مقرر کرتا ہوں۔ یہ دن عملاً بیدار ہو کر اس بات کے ثابت کر دینے کے لئے ہیں کہ عارضی طور پر اونگھ آ گئی تھی۔ نہ سوئے اور نہ موت وارد ہوئی۔ موت کا تو یہاں سوال ہی نہیں لیکن سوئے بھی نہیں تھے البتہ اونگھ تو اچھے ہوشیار آدمی کو بھی آ جاتی ہے۔ بعض دفعہ رات کو تہجد پڑھنے والا بھی اگر تھکا ہوا ہو تو اُسے بھی اونگھ آ جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کا دماغ ہی کچھ ایسا بنایا ہے۔

موصیوں کے حصہ آمد میں جو کمی ہے اس کے لئے تو میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار قرار دیتا ہوں جن کے سپرد یہ کام ہے انہیں پتہ کرنا چاہیئے کہ یہ کمی کیوں واقع ہوئی ہے پس موصیوں کا بقایا بھی نہیں رہنا چاہیئے۔ باقی دو تین لاکھ روپے کی رقم ہے اس وقت خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا۔ کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ دو مہینے ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے بہرحال غلطی ہوئی ہے۔ اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ

یہ عزم کر لینا چاہیئے

کہ ہم نے ان بقایا جات کو پورا کرنا ہے

آپ نے سال رواں کے لئے کام کے جو منصوبے مشاورت کے موقع پر باہمی مشورے سے منظور کئے تھے اور ان کاموں کے کرنے کے لئے جس رقم کی آپ نے ضرورت محسوس کی تھی اور جس کے مطابق آپ نے بجٹ بنایا تھا، وہ بجٹ پورا ہونا چاہیئے ورنہ وہ کام نہیں ہو سکیں گے۔ پھر اگلی مشاورت کے موقع پر عہدیدار آ کر یہ نہیں کہیں گے کہ اُن سے سستی ہو گئی۔ انہوں نے احباب جماعت کو یاد دہانی نہیں کرائی بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ کام کیوں نہیں ہؤا! وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ اس کام کے لئے اتنے روپے کی ضرورت تھی۔ جب تک وہ روپیہ مہیا نہ ہو وہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔

بہرحال میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اس تفصیل میں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ (طبیعت سے مراد بیماری نہیں بلکہ فطرت ہے بیماری میں تو مجھے جتنی توفیق ملے گی بولوں گا) اس واسطے کہ مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا، جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا لیکن کبھی دوسرے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کبھی ہمارے دلوں میں ایک وہم سا پیدا ہو جاتا ہے کیوں آپ وہم پیدا کر کے مجھے پریشان کرتے ہیں! تھوڑی سی رقم ہے سستی دُور کریں اور رقم ادا کریں تاکہ ہم اپنے کام کریں اور آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ آپ کو اتنا مال دے رہا ہے کہ آپ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے اور پھر وہ آپ کو مالی قربانی کی توفیق بھی دے رہا ہے اور آپ سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اجر عظیم دے گا۔ اور وہ اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اولاد اور اموال تو امتحان ہیں۔ دُنیا کے امتحان کے نتیجہ میں تو ذرا ذرا سا انعام ملتا ہے مثلاً ایک آدمی ایم اے پاس کر لیتا ہے لیکن یہ چھوٹا سا انعام ہے کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو انعام صرف اتنا ملتا ہے کہ ایم اے کی ڈگری مل جاتی ہے۔ لیکن حکومت ان کے لئے نوکری کا سامان نہیں کرتی وہ چھوٹا سا انعام یعنی ڈگری لے کر پھر بھی پریشان پھر رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے تو یہ سلوک نہیں ہوتا وہ تو صرف پاس ہی نہیں کرتا۔ وہ صرف رحیم ہی نہیں ہے۔ صرف استحقاق ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ

مالک یوم الدین

بھی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب استحقاق پیدا کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی کہتا ہے، یہ لو۔ اور دنیا حیران ہے اور ہم اپنے پیارے رب کے پیارے جلووں کو دیکھ کر خوشی سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ میں تمہیں دُنیا کی طرح اجر نہیں دوں گا بلکہ میرا اجر تو اجرِ عظیم ہے۔ (عظیم عربی لغت کے لحاظ سے اس عظمت کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی عظمت نہ ہو) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اجر میں نے دینا ہے، اس سے بڑھ کر اجر تمہیں کہیں اور نہیں مل سکتا۔ پس یہ عظیم اجر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور

یہ عظیم اجر ہے

جسے ہم عملاً اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہے ہیں اور جس پر ہم خوش ہیں

پس اس اجرِ عظیم کے حصول میں اپنی سستیوں کے نتیجہ میں وقتی طور پر کمی کیوں پیدا ہونے دیں؟ جس طرح ایک اونگھنے والے آدمی کو جھٹکا لگتا ہے اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے۔ میں بھی ویسا ہی ایک ہلکا سا جھٹکا آج لگانا چاہتا ہوں تاکہ آپ بیدار ہو جائیں اور کمی کو پورا کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر روز زیادہ سے زیادہ بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے اور مجھے بھی اس کی توفیق دے۔ اس کے فضل کے بغیر یہ توفیق بھی نہیں ملتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اولین فہرست وعدہ جات تحریک جدید سالِ نو ۳۸/۳۹ کی دوسری قسط

۱-	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۵۶۰-۰۰ روپے
۲-	" " مرزا نعیم احمد صاحب	۱۵۹-۰۰ روپے
۳-	" " مرزا غلام احمد صاحب	۱۶۶-۵۰ روپے
۴-	" چوہدری سلطان احمد صاحب منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۵-	" میجر محمد اسلم صاحب راولپنڈی	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۶-	" ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ ضلع لائل پور	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۷-	" ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب فیضی تربیلا ڈیم	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۸-	" ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل ضلع پشاور	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۹-	" ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۱۰-	" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی	۱۲۵۰-۰۰ روپے
۱۱-	" چوہدری محمود احمد صاحب انور چک ۹۸ شمالی سرگودہا	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۱۲-	" ملک مظفر احمد صاحب مغل پورہ لاہور	۳۰۰-۰۰ روپے
۱۳-	" چوہدری محمد اسلم صاحب چہور ضلع سیالکوٹ	۱۱۱۲-۰۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا ان دنوں کوئٹہ ریلوے سینی ٹوریم میں زیر علاج ہے۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ میرے بچے کو کامل و عاجل شفا سے نوازے۔ آمین

(اہلیہ محمد اسحٰق صاحب میر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے پرنٹنگ پریس مغل پورہ لاہور۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین زندگی کی ضرورت

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ایسے جاں نثار مخلصین کی ضرورت ہے جو خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرکے جماعت کی ضروریات کے لئے آگے آئیں اور جماعت کے تعلیمی اداروں میں کام کریں۔ اس لئے وہ تمام احباب جو اس وقت بی ٹی۔ ایس وی۔ سی ٹی۔ بی ایڈ ایم اے۔ ایم ایس سی کے امتحانات پاس کر چکے ہیں یا ابھی مختلف سکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں اور خدمت دین کی سعادت حاصل کرنے کا جوش رکھتے ہیں وہ اپنی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں تا بعد منظوری وقف بوقت ضرورت ان کو خدمت دین کے لئے بلایا جاسکے۔ زیر تعلیم احباب کے علاوہ اگر کوئی صاحب ایم اے یا ایم ایس سی پاس کرنے کے بعد ریسرچ کر رہے ہوں یا کر چکے ہوں تو وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدمت دین کے لئے اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ مخلصین جماعت اس اپیل پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اپنے نام پیش کر دیں گے یہ یاد رہے کہ یہ تحریک بھی وقف زندگی کی تحریک ہے۔ اور اس میں واقف زندگی کو تمام دنیوی اور مادی اغراض سے بالاتر ہو کر خالصاً للہ خدمت دین کے جذبہ سے ہر دم سرشار رہ کر کام کرنا ہوگا۔

اے نوجوانان احمدیت! یہ خدمت کا موقع ہے۔ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ آپ کو بلاتا ہے کہ آگے آئیں اور دین کی خدمت بجا لائیں تا اسلام کے غلبہ کا دن ہم جلد از جلد دیکھ سکیں۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

وقف کرنے احباب مندرجہ ذیل فارم کے مطابق اپنے کوائف بھجوائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور سیدنا و امامنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار حضور انور کی خدمت میں درخواست برائے وقف زندگی برائے تعلیمی ادارہ جات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ کوائف درج ذیل ہیں:۔

نام

ولدیت

دادا کا نام

تاریخ پیدائش

تاریخ بیعت

پتہ

تعلیمی کوائف	سکول	کالج	یونیورسٹی	امتحان کب پاس کیا	مضامین	ڈویژن	مارکس	کیا تحقیق تدریس کا شوق ہے	کیفیت
میٹرک									
ایف اے/ایف ایس سی									
بی اے/بی ایس سی									
ایم اے/ایم ایس سی									
بی ایڈ/کوئی اور ٹریننگ کورس									

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا ہوں کہ تا دم زیست سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے صدق دل سے کمربستہ رہوں گا اور تا زندگی خدمت کردوں گا اور اس سلسلہ میں جو تنخواہ بھی مجھے دی جائے گی اسے برضا و رغبت قبول کروں گا اور بلا شرط اور بلا عذر اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں کوشاں رہوں گا۔

دستخط سرپرست مع تاریخ — تصدیقی دستخط صدر/امیر مقامی مع تاریخ — دستخط واقف مع تاریخ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۱ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

فوٹو بھجوانے والے دوست اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲ روپے ہے

مینیجنگ ایڈیٹر

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ہیں سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے ہے۔ (مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

خطبات محمود کی جلدیں برائے فروخت

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے سیدنا حضرت فضل عمر مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات عید الفطر کی جلد گزشتہ سالانہ جلسہ پر شائع کی تھی۔ اس وقت تھوڑی کتابوں کی جلد بندی ہو سکی تھی۔ اب باقی کتابوں کی جلد بندی ہو چکی ہے اور وہ فروخت کے لئے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں تیار موجود ہیں۔

مخلصین جماعت اس نادر مجموعہ خطبات کو خرید کر مطالعہ فرمائیں امراء مقامی و اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں اس کتاب کی خریداری کے لئے تحریک فرما دیں۔ دوست یہ کتاب حاصل کرنے کے لئے دفتر سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن سے رابطہ قائم فرما دیں

ہدیہ کتاب فی جلد :۔ ۹ روپے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

وقف جدید اور انصار اللہ کا فرض

حضرت المصلح الموعود وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا" مبارک ہیں وہ انصار جو ایسے کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے ہیں اور اس کے خاص فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ مجالس انصار اللہ پوری تندہی سے وقف جدید کے چندہ جات کی سرگرمی کو پورا کرنے میں تعاون فرما دیں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی کی مفصل رپورٹیں اگر ابھی تک نہیں بھجوا سکیں تو جلد بھجوا دیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خوبصورت امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ڈاکٹر شریف احمد پراچہ چنیوٹ

دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴ گول بازار لائل پور فون ۲۰۵۴ کچہری بازار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

احباب جماعت کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہوار آمد کا کم از کم دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲ حصہ ہے اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس شاورت ۱۹۴۸ء کے موقع پر فرمایا کہ :-

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے. بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے ......

پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے ۱۵ فی صدی کے میں ۱۰ فی صد مقرر کرتا ہوں. مگر دس فی صدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر دفعہ کر سکتا ہے لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی چندہ ضرور دیں۔"

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقع پر مزید فرمایا :-

"مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

پس عہدیداران جماعت کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے کہ چندہ عام وحصہ آمد کے ساتھ اس اہم چندہ۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی ہوتی رہے تاکہ جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پورا کرنے میں دقت نہ ہو اور دیگر لازمی چندہ جات کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ بھی سو فی صدی پورا ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں

تحریک جدید سال نو ۳۸ کو ایک نئے عزم سے شروع کریں

رمضان المبارک کا انفاقِ مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے سالِ نو ادا کرنے والے دوستوں کے اسماء حضور اقدس کی خدمت مبارکہ میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔

مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سیکرٹری مال کو ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائے خاص سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ ۱۰/۱۱ سال سے دماغی حرج و دیگر عوارض میں مبتلا چلی آتی ہے اور اب تک کوئی علاج کارگر ثابت نہیں ہوا احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد السمیع

چاٹگام۔ مشرقی پاکستان۔

۲- مکرم بشیر احمد صاحب سکنہ چونیاں ضلع لاہور پر ایک پیچیدہ کیس بن گیا ہے۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی تمام مشکلات دور کر کے کامیاب و کامران فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۳- میرا بچہ تقریباً ۸ یوم سے بخار میں مبتلا ہے

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبد الرشید نعیم کشمیری)

۴- خاکسار جس کی عمر اب ۲۲ سال ہو چکی ہے عرصہ ۵ سال سے دونوں کانوں سے بہرہ ہو چکا ہوں مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے معجزانہ طور پر قوتِ سماعت عطا فرمائے آمین (راجہ شاہد ۲۰ بر بستہ ملکوال ضلع گجرات)

۵- عزیز رفیق احمد صاحب باجوہ ابن چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ بہت بیمار رہے ہیں ان کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (غلام محمد اختر)

پر معارف شیریں کلام
اردو
درثمین
کلام محمود
یامین بکڈپو گولبازار ربوہ

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے قیمت پچاس پیسے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳ پر تشریف لاویں
گھر ملک عبد اللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

یک روزہ چوزے، پیلٹ کی خوراک، ٹیکے ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ چن کر ۲/۰۰ روپے سینکڑہ
۲ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰/ روپے سینکڑہ (مینجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے
فی تولہ ۲/ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو استقلال کا عظیم الشان سبق دیا ہے

اس مہینہ میں خدا کی خاطر اپنے جائز حقوق کو بھی ترک کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"رمضان کے ذریعہ استقلال کی عادت بھی ڈالی جاتی ہے کیونکہ یہ نیکی متواتر ایک عرصہ تک چلتی ہے۔ انسان دن میں کئی کئی مرتبہ کھانے کا عادی ہوتا ہے۔ غرباء اور امراء شہری اور دیہاتی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عام ایام میں کئی دفعہ کھاتے پیتے ہیں۔ مگر رمضان میں تمام کھانے سمٹ سمٹا کر صرف دو بن جاتے ہیں۔ اسیطرح جہاں دوسرے ایام میں وہ ساری رات سوئے رہتے ہیں وہاں رمضان کے ایام میں انہیں تہجد اور سحری کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اور دن کو بھی قرآن کریم کی تلاوت میں اپنا کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ غرض رمضان کے ایام میں اپنی عادت کی بہت کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے اور یہ قربانی ایک دن نہیں دو دن نہیں بلکہ متواتر ایک مہینہ تک بغیر ناغہ کرنی پڑتی ہے پس روزوں سے استقلال کا عظیم الشان سبق ملتا ہے اور درحقیقت بغیر مستقل قربانیوں کے کوئی شخص خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ حقیقی محبت جوش دلانے سے تعلق نہیں رکھتی اور نہ وہ عارضی ہوتی ہے بلکہ حقیقی محبت استقلال سے تعلق رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ آپ کی ایک بیوی نے چھت سے ایک رسہ اس لئے لٹکا رکھا ہے کہ جب نماز پڑھتے پڑھتے انہیں اونگھ آنے لگے تو اس کا سہارا لے لیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ کوئی عبادت نہیں۔ عبادت وہی ہے جسے انسان بشاشت سے ادا کر سکے اور جس کے نتیجہ میں ایسا ملال پیدا نہ ہو جو اس کے دوام اور استقلال کو قطع کرنے کا موجب بن جائے۔

اسیطرح روزوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مومنوں کو ایک مہینہ تک اپنے جائز حقوق کو بھی ترک کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے انسان گیارہ مہینے حرام چھوڑنے کی مشق کرتا ہے مگر بارہویں مہینہ میں وہ حرام نہیں بلکہ حلال چھوڑنے کی مشق کرتا ہے یعنی روزوں کے علاوہ دوسرے ایام میں ہم یہ نمونہ دکھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے لئے ہم کس طرح حرام چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر روزوں کے ایام میں ہم یہ نمونہ دکھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے لئے کس طرح حلال چھوڑ سکتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حلال چھوڑنے کی عادت پیدا کئے بغیر دنیا میں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں اکثر فساد اس لئے نہیں ہوتے کہ لوگ حرام چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ اکثر فساد اس لئے ہوتے ہیں کہ لوگ حلال کو بھی ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ لوگ بہت ہی کم ہیں جو ناجائز طور پر کسی کا حق دبائیں مگر وہ لوگ دنیا میں بہت زیادہ ہیں جو لڑائی جھگڑے کو پسند کر لیں گے مگر اپنا حق چھوڑنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ سینکڑوں پاگل اور نادان دنیا میں ایسے ہیں جو اپنا حق حاصل کرنے کے لئے دنیا میں عظیم الشان فتنہ و فساد پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ حالانکہ اگر وہ ذاتی قربانی کریں تو بہت سے جھگڑے اور فساد مٹ سکتے ہیں اور نہایت خوشگوار امن قائم ہو سکتا ہے۔ پس رمضان کا مہینہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم صرف حرام ہی نہ چھوڑو بلکہ خدا کے لئے اگر ضرورت پڑ جائے تو حلال یعنی اپنا حق بھی چھوڑ دو۔ تاکہ دنیا میں نیکی قائم ہو اور خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۷۹-۳۸۰)

رمضان المبارک اور حفظ سترہ آیات کی تحریک

قرآن مجید کا رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے اس بابرکت مہینہ میں اہل ایمان بکثرت تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں۔ اسے تراویح میں سنتے ہیں اس کی آیات پر تدبر کرتے ہیں اور عملی زندگی میں اسے اپناتے ہیں۔ پس قرآن مجید اور رمضان المبارک کا بڑا گہرا رابطہ ہے احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے احباب جماعت میں یہ تحریک فرمائی ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کریں۔ ان کا ترجمہ پڑھیں اور ان آیات پر خاص طور پر غور کریں۔

اس تحریک پر ہزارہا افراد جماعت نے جن میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ ان سترہ آیات کو حفظ کیا ہے جس کی رپورٹ مل چکی ہے مگر ابھی ایک خاصی تعداد ایسے احباب اور خواتین کی موجود ہے جنہوں نے اس بابرکت تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) بطور یاد دہانی احباب کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بقیہ بابرکت ایام میں ان سترہ آیات کو حفظ کر کے خاص ثواب کے مستحق بنیں۔ قرآن مجید یا اس کے کسی حصہ کا حفظ کرنا خود بڑی نیکی ہے۔ اور جب خلیفۂ وقت کی خاص تحریک پر ایک حصہ حفظ کیا جائے۔ تو دوہرا ثواب ہے پس احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل سابق امام مسجد ہیگ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "زبیر اکمل" تجویز فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے لمبی صحت مند عمر سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین (لئیق احمد طاہر)

شکریہ احباب

میں اپنی طرف سے اپنے معمر والد محترم قاضی محمد عمر جان صاحب اور اپنی بھابی محترمہ ڈاکٹر بیگم اقبال انور کی طرف سے ان تمام احمدی احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے بڑے بھائی کرنل محمد انور جان صاحب مرحوم کی وفات پر خود تشریف لاکر یا خطوط تاروں یا ٹیلیفون پر اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے۔ یہ پیغامات ہمارے لئے بڑے حوصلہ کا موجب ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام تعزیت کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انشاء اللہ چند دن تک سب دوستوں کو انفرادی طور پر بھی شکریہ کے خطوط لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

(میجر قاضی محمد اکبر۔ ہوتی ضلع مردان)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کا سال ۱۳۵۰ اخاء ۱۳۵۰ہش کو ختم ہو گیا ہے جن قائدین نے اپنی جس جس ماہ کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی توجہ فرما کر رپورٹیں جلد مرکز میں ارسال کریں اور آئندہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک رپورٹیں باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری شادی کو کافی عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک بابرکت خادم دین اولاد کی نعمت سے نوازے۔ آمین

(حکیم محمود احمد مسلم دفتر جدید رحمن آباد ضلع نوابشاہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷